مولانا سعد
کی ناجائز بعیت
کا پردہ فاش

منجانب
مولانا یوسف صاحب اور مولانا انعام الحسن صاحب صاحب کے مرید اور نظام الدین میں 40 سال سے سابقہ مقیم

ڈاکٹر خالد صدیقی صاحب

باسمہٖ تعالیٰ

از بندۂ ناکارہ محمد خالد صدیقی عفی اللہ عنہ
مقیم حال بنگلہ والی مسجد، بستی حضرت نظام الدینؒ
نئی دہلی ۔۱۱۰۰۱۳

مخدومین ومکرمین حضرات شوریٰ بنگلہ والی مسجد، حضرت مولانا یعقوب صاحب، مولانا محمد ابراہیم صاحب، مولانا احمد لاٹ صاحب، مولوی محمد سعد صاحب ومولوی محمد زہیر الحسن صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مولوی زُبیر صاحب مرحوم کے انتقال کے بعد تو بنگلہ والی مسجد کی شوریٰ ہی گویا ختم ہوگئی تھی اور یہ مشکل تھی کہ کام سے متعلق کوئی مسئلہ کس سے کہا جائے۔ اب جب کہ بفضلہٖ تعالیٰ گذشتہ نومبر میں آپ پانچو افراد پر مشتمل بنگلہ والی مسجد کی شوریٰ تجویز ہوگئی اور پورے عالم کے کام کی رہبری اور نگرانی کے لیے حضرت مولانا محمد انعام الحسن صاحبؒ نے دس افراد پر مشتمل جو شوریٰ تجویز فرمائی تھی اور جس میں صرف دو ہی افراد باقی رہ گئے تھے، اضافہ ہوکر اب بفضلہٖ تعالیٰ تیرہ افراد پر مشتمل ہوگئی ہے تو ضرورت سمجھ کر کچھ گذارشات آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں اور آپ سے امید ہے کہ جس خلوص سے یہ عرض ومعروض ہے، آپ بھی پوری توجہ فرمائیں گے۔

۱۔ حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحبؒ اور حضرت جی مولانا محمد انعام الحسن صاحبؒ، دونوں حضرات بڑے حضرت جی مولانا محمد الیاس صاحبؒ سے اجازت یافتہ تھے اور دونوں ہی حضرات اپنے اپنے وقت پر اس عالی محنت کے امیر ہوئے۔ بنگلہ والی مسجد میں بیعت فرمایا کرتے تھے اور یہ دونوں ہی حضرات بیعت میں عہد کی تجدید اور توبہ کے بعد کچھ اس طرح کے کلمات کہلایا کرتے تھے:

''بیعت کی میں نے حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے ہاتھ پر یوسف (انعام) کے واسطے سے''۔

حضرت جی مولانا محمد انعام الحسن صاحبؒ کے وصال کے دوسرے دن جب شوریٰ مشورہ کے لیے جمع ہوئی تو اُس نے بنگلہ والی مسجد کا کام چلانے کے لیے ایک شوریٰ پانچ افراد پر مشتمل تجویز فرمائی جو ایک ایک ہفتہ باری باری فیصل ہوکر بنگلہ والی مسجد کا کام چلائے۔

دوسرے شوریٰ نے طے فرمایا کہ سرِ دست بنگلہ والی مسجد میں بیعت موقوف رہے گی اور وہ آج تک موقوف ہے۔
بندہ کو یاد ہے کہ ایک بار تخلیہ میں میں نے مولوی زبیر صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ اپنا ہاتھ بڑھایئے اور مجھے بیعت کر لیجیے۔ بندہ پہلے تو مولانا یوسف صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعت ہوا تھا اُن کے وصال کے بعد مولانا محمد انعام الحسن صاحبؒ سے بیعت ہوا، اب اُن کے اجازت یافتہ صرف ایک آپ ہی ہیں، مجھے بیعت فرمالیں تاکہ بندہ کا یہ خانہ خالی نہ رہے۔
مگر بندہ کی اِس درخواست پر مولوی زبیر صاحب مرحوم تیار نہ ہوئے جب کہ اُس وقت اُن کے حُجرے میں ہم دونوں ہی تھے اور میری درخواست کے جواب میں فرمایا کہ حضرت کے وصال کے بعد شوریٰ نے اپنے مشورہ سے کسی مصلحت کی وجہ سے بیعت موقوف کر دیا ہے، شوریٰ میں ایک میں بھی ہوں اور مشورہ میں شریک تھا۔ شوریٰ کے اس فیصلہ کی خلاف ورزی مناسب نہیں ہے، تم حضرت سے بیعت تھے اور حضرت نے جو پڑھنے پڑھانے کے لیے فرمایا ہوگا وہ کرتے ہی ہوگے، البتہ اس سلسلہ میں کچھ رہبری چاہو تو میں حاضر ہوں مگر شوریٰ کے مشورہ کی خلاف ورزی کر کے

میرا بیعت کرنا مناسب نہیں۔ بندہ کو جہاں تک معلوم ہے اُنھوں نے اپنی زندگی میں کسی کو بیعت نہیں فرمایا اور بہت جلد اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ خدای کریم اُن کی تُربت پر اپنی رحمتوں کی بارش فرمائے۔

۲۔ مولوی زبیر صاحب مرحوم کے انتقال کے بعد پہلے تو کچھ خاموشی اور چپکے چپکے اور راز دارانہ طور پر اور پھر بعد میں علی الاعلان مولوی سعد صاحب بیعت کرنے لگے۔ اُنھوں نے بندہ سے خود ہی ایک بار اس کی صفائی میں کچھ اِس طرح فرمایا تھا کہ میں نے بیعت اس لیے شروع کر دی ہے کہ بیعت کے بغیر اطاعت ممکن نہیں ہے یعنی جب تک امت کو بیعت نہ کراؤں گا وہ میری اطاعت نہ کر سکے گی۔ بنگلہ والی مسجد کے علاوہ جوڑ اور اجتماعات میں بھی بیعت کرنا شروع کر دیا۔ بھوپال اور ٹونگی میں بھی بیعت ہوئی اور گذشتہ لہرپور ضلع سیتاپور میں یوپی کے پُرانوں کے جوڑ میں بیعت فرمایا بلکہ لہرپور کے جوڑ میں تو ''**مولوی شریف اینڈ کو**'' نے بیعت ہونے کا اعلان فرمایا کہ جن کو بیعت ہونا ہو وہ عیدگاہ میں جمع ہو جائیں، غالباً جوڑ کے جلسہ گاہ کے قریب ہی عیدگاہ ہوگی۔ یہ بات ہمارے کام کرنے والے بعض مخلص احباب نے جو اِس جوڑ میں شریک تھے، بندہ سے بتائی، بعض نے فون پر بتایا، بعض نے خط لکھ کر مطلع کیا۔ حضرات شیخین یعنی محمد یوسف صاحب اور مولانا محمد انعام الحسن صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ کے دور میں کبھی بھی بنگلہ والی مسجد یا سفروں میں اجتماعات پر بیعت کا اعلان نہیں ہوتا تھا۔

۳۔ مولوی سعد صاحب کے بیعت کرنے پر بندہ کو اشکال ہے، اس وجہ سے کہ جب شوریٰ نے بیعت موقوف فرما دیا تھا اور جو اب تک موقوف ہے تو شوریٰ کے فیصلہ کے علی الرغم (جس میں خود آپ بھی موجود تھے) بیعت کرنا، کہیں شوریٰ کی خلاف ورزی تو نہیں ہے؟ اور بندہ کے نزدیک یقیناً یہ خلاف ورزی ہے اور اس عالی محنت میں ہمارا سارا کام مشورہ اور شورائیت سے ہوتا ہے۔

دوسرے نہ انھوں نے بڑے حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ پایا، نہ اُن کو دیکھا بلکہ اُس وقت تک تو وہ پیدا ہی نہ ہوئے تھے، نہ اُن کے اجازت یافتہ پھر اُن کا بیعت میں اللہ کے بندوں سے یہ کہلانا کہ:

''بیعت کی میں نے مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر سعد کے واسطہ سے''

کیا اس کا اُن کے لیے کوئی جواز ہے؟ بزرگوں کی کتابوں اور اُن کے ملفوظات میں بندہ نے کہیں پڑھا تھا کہ جو کسی اہل حق بزرگ کا اجازت یافتہ نہ ہو اُس کو اُن بزرگ کا نام لے کر بیعت کرانا، سلوک کی لائن سے بہت بڑی خیانت ہے۔

بنگلہ والی مسجد میں بعد مغرب دعا کے بعد عشاء کی اذان تک کا وقت اعمال کا ہوتا ہے۔ مسجد میں تو اردو میں بیان ہوتا ہے اور مختلف حلقے ہوتے ہیں، بیرونی ممالک کے آئے ہوئے مہمانوں کے حلقے بھی الگ الگ اُسی وقت ہوتے ہیں اور بنگلہ والی مسجد میں آئے ہوئے مجمع کو انھیں حلقوں میں شریک ہونا چاہیے کہ وہ اِسی لیے یہاں آئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مشاہدہ ہے کہ ایک بڑا مجمع حجرے کے سامنے بیعت ومصافحہ کے لیے جمع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ خبر بھی ملی ہے کہ اندر عورتوں کے حصہ سے ترغیب دے کر مہمان عورتوں کو مسجد والے اعمال سے اُٹھا کر زنانہ مکان میں بُلایا جاتا ہے اور رسّی پکڑائی جاتی ہے جس کا سِرا حجرے کی رسّی سے جوڑ دیا جاتا ہے اور اس طرح روزانہ عورتوں کو بیعت میں شامل کیا جاتا ہے اور دیر تک یہ سلسلہ رہتا ہے، مسجد کا عمل اِس ہنگامہ میں دب جاتا ہے اور جو بیان میں بیٹھ بھی جاتے ہیں وہ یکسوئی سے بات نہیں سنتے اور بنگلہ والی مسجد کے تمام حلقات پر بھی اِس کا اثر پڑتا ہے۔ یہ بھی خبریں بندہ کے پاس آرہی

ہیں کہ یہی ''مولوی شریف اینڈ کو'' ترغیب دے کر، فون کر کے لوگوں کو بیعت کے لیے بنگلہ والی مسجد بُلا رہے ہیں کہ اب ''حضرت'' ہی ہمارے امیر ہیں، آ کر اُن کے ہاتھ پر بیعت ہو جاؤ، بعض جگہوں خصوصاً یوپی سے بندہ کے پاس خبریں پہنچی ہیں کہ یہی ''مولوی شریف اینڈ کو'' مولوی سعد صاحب کی امارت کا اعلان کر رہے ہیں۔ یہ بھی بندہ کے پاس تواتر کے ساتھ خبریں آ رہی ہیں کہ یہی ''مولوی شریف اینڈ کو'' ہماری اس عالی محنت کے نہج سے ہٹ کر نئی نئی باتیں چلا رہے ہیں گویا ایک نئی تبلیغ جو اِن پر الہام اور القاء ہو رہی ہے جس کا اُس تبلیغ سے کوئی جوڑ نہیں جو حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو آج سے ستر اسّی سال پہلے مدینہ منورہ میں بطور تحفہ امت کی حیات اور سرسبزی اور پوری انسانیت کی ہدایت کے لیے دی گئی تھی۔

بندہ کے نزدیک اِن سب باتوں کے ذمہ دار خود مولوی سعد صاحب ہیں کہ اُنھیں سے شہ پا کر اور اُنھیں سے اس نئی تبلیغ کو سن کر یہ ''مولوی شریف اینڈ کو'' یہ نئی نئی باتیں معاذ اللہ شریعت، سیرت، سنت اور حیاۃ الصحابہ کی مقدس اصطلاحوں کا حوالہ دے کر چلاتے ہیں۔

گذشتہ پڑوس کے اجتماعات میں بہت سے عرب ممالک کے کام کرنے والے نیز دیگر ممالک کے مختلف دوستوں نے ہماری قیام گاہوں پر آ کر حالات بتائے کہ ''مولوی شریف اینڈ کو'' کی قسم کے جو لوگ بنگلہ والی مسجد کی جماعت میں ہمارے یہاں جوڑ اور اجتماعات میں بھیجے جا رہے ہیں وہ بہت سی گڑھی ہوئی نئی نئی باتیں اصولوں کے نام پر ہمارے یہاں آ کر بیان کر رہے ہیں جس سے ہمارے یہاں انتشار ہو رہا ہے اور دو ذہن کام کرنے والوں میں بن رہے ہیں۔ اس پر آپ لوگ توجہ فرمائیں اور روک لگائیں۔ یہ سب باتیں بڑی تشویش ناک ہیں، بندہ کے پاس جو خبریں آتی رہیں وہ اشارتاً لکھ دیا اور مجمل طور پر ''مولوی شریف اینڈ کو'' لکھ دیا، انشاء اللہ تعالیٰ ملاقات پر اس کی تفصیل عرض کر دوں گا اور اس کی وضاحت بھی کروں گا کہ اس ''کمپنی'' سے بندہ کی کیا مراد ہے۔

اب اس خط کے آخر میں آپ سے درخواست کروں گا کہ بندہ کے اس خط کے مشتملات کی آپ اپنے طور پر بھی تحقیق فرمائیں اور اگر یہ صحیح ہیں تو پھر آپ اِس کا نوٹس لیں کہ آپ جواب دہ اور مسئول ہیں۔ بڑے حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء اور صحبت یافتہ ایک منشی نصر اللہ صاحبؒ تھے جو غالباً ہمارے منشی بشیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی تھے۔ بندہ نے اُن کو دیکھا ہے، پیرانہ سالی کی وجہ سے بنگلہ والی مسجد میں قیام تو نہیں کرتے تھے مگر وطن سے کبھی کبھی بنگلہ والی مسجد تشریف لاتے تھے، اُن کے پاس بڑے حضرت جی کے قلمی ملفوظات کی ایک کاپی تھی، بڑے قیمتی ملفوظات تھے، بندہ اُن سے لے کر کچھ اپنی کاپی میں نوٹ بھی کرتا تھا جو میرے کاغذات کے ذخیرے میں کہیں یقیناً ہوں گے اُن میں بڑے حضرت کا ایک ملفوظ کچھ اس طرح تھا کہ:

''اس عالی کام کی اِس طرح حفاظت کرو جس طرح اپنی کنواری لڑکی کی عزت و عصمت کی حفاظت کی تمھیں فکر رہتی ہے''۔

اس لیے آپ پر اس کی ذمہ داری زیادہ ہے۔ الحمد للہ یہ عالی محنت اپنے آسان اور سادہ اصولوں کے ساتھ عالمگیر ہو چکی۔ اس کو تمام ملاوٹوں اور آلائشوں سے بچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اس سلسلہ میں بندہ کی چند تجاویز ہیں:

حاجی عبدالوہاب صاحب کو آپ صورتِ حال تحریر فرمائیں کہ وہ ہم سب میں بڑے ہیں بندہ کے اس خط کی کاپی بھی

چاہیں تو بھیج دیں اور اُن سے درخواست کریں کہ وہ خود اور بقیہ شوریٰ کے بارہ افراد یہاں بنگلہ والی مسجد کسی تاریخ میں تشریف لائیں تاکہ اِن احوال پر غور کیا جاسکے۔ یہ بہت ضروری ہے۔

(۲) مولانا افتخار الحسن کاندھلوی دامت برکاتہم کو مطلع کریں کہ شوریٰ کے مشورہ کے علی الرغم مولوی سعد صاحب بیعت فرمانے لگے ہیں اور بیعت میں بڑے حضرت جی کا نام لے کر اُن کے ہاتھ پر اپنے واسطہ سے بیعت کراتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ رہبری فرمائیں گے۔

(۳) مزید رہبری کے لیے ندوہ، دیوبند اور مظاہر العلوم کے دارالافتاء سے رجوع فرمالیں کہ 'ایک ادارہ جو شوریٰ کے تحت چلتا ہے، اِس ادارہ سے متعلق اگر کوئی فردِ شوریٰ کے فیصلہ کے خلاف اور اُس کے علی الرغم کوئی اقدام کرے تو اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے''۔

فقط والسلام

(محمد خالد صدیقی)

(نوٹ: آپ حضرات کو بندہ کا یہ خط پڑھنے میں آسانی ہو، بندہ کمپوٹر پر ٹائپ کر کے ساتھ میں رکھ رہا ہے۔)